Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

573
۔ رسول اکرم (ع
)!
ہم اہلبیت (ع) کی مروت کا تقاضا یہ ہے کہ جو ہم پر ظلم کرے اسے معاف کردیں اور جو ہمیں محروم رکھے اسے عطا کردیں۔(تحف العقول ص
38
)۔
574
۔ ابوعبداللہ
الجدلی!
میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت کوئی فحش بات نہ کہتے تھے اور نہ کوئی ایسا کام کرتے تھے، بازاروں کی طرح شور مچانا بھی آپ کا کام نہیں تھا اور برائی کا بدلہ برائی سے بھی نہیں دیتے تھے بلکہ عفو اور گذر سے کام لیا کرتے تھے۔(سنن ترمذی
4
ص
369
/
2016
مسند ابن حنبل ،
9
ص
32
/
25472
،
10
ص
75
/
26049
،
94

/
26150
۔
575
۔
عبداللہ!
میں نے پیغمبر اسلام کا یہ پیغمبرانہ طریقہ دیکھاہے کہ لوگوں نے آپ کو زخمی کردیا تو آپ چہرہ سے خون صاف کرتے جارہے تھے اور فرمارہے تھے ، خدایا میری قوم کو معاف کردینا کہ یہ جاہل ہیں۔(صحیح بخاری
6
ص
2539
/
6530
،
3
ص
1282
/
3290
صحیح مسلم ،
3
ص
1417
/
1792
سنن ابن ماجہ ،
2
ص
1335
/
2025
مسند ابن حنبل ،
2
ص
125
/
4017
)۔
576

۔ امام باقر (ع
)!
رسول اکرم کے پاس اس یہودی عورت کو حاضر کیا گیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا... تو آپ نے دریافت کیا کہ آخر تو نے ایسا قدم کیوں کیا ؟ اس نے کہا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہیں تو انھیں نقصان
نہ ہوگا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آرام مل جائے گا۔! یہ سن کر آپ نے اسے معاف کردیا اور کوئی بدلہ نہیں لیا۔(کافی
1
ص
108
/
9
روایت زرارہ)۔
577
۔ معاذ بن عبداللہ
!تمیمی
خدا کی قسم میں نے اصحاب امیر المومنین (ع) کو دیکھا کہ و ہ عائشہ کے اونٹ تک پہنچ گئے ہیں اور کسی نے آواز دی کہ اونٹ کے پیر کاٹ دیئے جائیں اور لوگوں نے کاٹ بھی دیئے اور اونٹ گر پڑا لیکن حضرت نے فوراً آواز بلند کردی کہ جو اسلحہ رکھ دے گا وہ امان میں ہے اور جو میرے گھر میں آجائے گا وہ بھی امان میں ہے، خدا کی قسم میں نے ایسا کریم انسان نہیں دیکھاہے۔(الجمل ص
365
مروج الذہب ،
2
ص
378
الاخبار الطوال ص ،
151
تاریخ یعقوبی ،
2
ص
182
شرح الاخبار ،
1
ص
395
/
334
)۔
578
۔ امام علی (ع

)!
اہل بصرہ پر فتح پانے کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا کہ بے شک پروردگار وسیع رحمت کا مالک اور دائمی مغفرت کا مختار ہے، اس کے پاس عظیم معافی بھی ہے اور دردناک عذاب بھی، اس نے یہ فیصلہ کردیاہے کہ اس کی رحمت و مغفرت و معافی صاحبان اطاعت کیلئے ہے اور اس کی رحمت سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں... اور اس کا عذاب ، غضب ، عقاب سب اہل معصیت کے لئے ہے اور ہدایت و دلائل کے بعد کوئی گمراہ نہیں ہوسکتاہے۔
اہل بصرہ ! اب تمھارا کیا خیال ہے جبکہ تم نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے خلاف دشمن کا ساتھ دیا ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوگیا اور کہا کہ تو اچھا ہی خیال رکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے میدان جیت لیاہے، اب اگر سزا دیں گے تو ہم اس کے حقدار ہیں اور اگر معاف کردیں گے تو یہ طریقہ پروردگار کو پسند ہے۔
فرمایا جاؤ میں نے معاف کردیا لیکن خبردار اب فتنہ برپا نہ کرنا کہ تم نے عہد شکنی بھی کی ہے اور امت میں تفرقہ بھی پیدا کیا ہے، یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کردی۔(ارشاد
1
ص
257
الجمل ،
407
روایت حارث بن سریع)۔
580
۔ امام زین العابدین (ع
)!
میں مروان بن الحکم کے یہاں گیا تو کہنے لگا کہ میں نے تمھارے دادا سے زیادہ کریم کوئی انسان نہیں دیکھا کہ انھیں روز جمل ہم پر غلبہ حاصل ہوگیا لیکن انھوں نے منادی کرادی
کہ خبردار کسی بھاگئے والے کو قتل نہ کیا جائے اور کسی زخمی کا خاتمہ نہ کیا جائے۔(السنن الکبریٰ
8
ص
214
/
46
167
روایت ابراہیم بن محمد عن الصادق (ع) ، المبسوط ص
264
عن الصادق (ع))۔
581
۔ ابن ابی
الحدید!
امیر المومنین (ع) حلم و درگذر کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ معاف کرنے والے اور حلیم تھے جس کا صحیح مظاہرہ روز جمل ہوا ہے جب آپ نے مروان بن الحکم پر قابو حاصل کرلیا جو آپ کا شدیدترین اور بدترین دشمن تھا لیکن اس کے باوجود اسے چھوڑ دیا۔
یہی حال عبداللہ بن زبیر کا تھا کہ برملا آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور روز جمل بھی اپنے خطبہ میں آپ کو لئیم اور ذلیل

جیسیا الفاظ سے یاد کیا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک یہ بدبخت جو ان نہیں ہوا زبیر ہمارے ساتھ تھا اور اس کے بعد اس نے گمراہ کردیا، لیکن اس کے باجود جب قبضہ میں آگیا تو اسے معاف کردیا اور فرمایا کہ میرے سامنے سے ہٹ جاو، میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتاہوں۔

یہی کیفیت جمل کے بعد سعید بن العاص کی تھی کہ جب وہ مکہ میں پکڑا گیا تو سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود آپ نے کچھ نہیں کہا اورا سے نظر انداز کردیا، پھر عائشہ کے بارے میں تو آپ کا سلوک بالکل واضح ہے کہ آپ نے انھیں بیس عورتوں کے ساتھ مدینہ واپس کردیا اور عورتوں کو سپاہیوں کا لباس پنھا دیا اور تلواریں ساتھ کردیں، لیکن آپ راستہ میں بھی تنقید کرتی رہیں کہ ہمیں مردوں کے لشکر کے حوالہ کردیا، یہ تو جب مدینہ پہنچ کر ان عورتوں نے فوجی لباس اتارا تو عائشہ کو علی (ع) کے کرم کا اندازہ ہوا اور شرمندہ ہوگئیں۔

خود اہل بصرہ نے آپ سے جنگ کی ، آپ کو اور آپ کی اولاد کو تلواروں کا نشانہ بنایا لیکن جب آپ نے فتح حاصل کرلی تو تلوار نہیں اٹھائی اور اعلان عام کرادیا کہ خبردار کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی زخمی کو مارا نہ جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اسلحہ رکھدے یا میرے لشکر کی پناہ میں آجائے اسے پناہ دیدی جائے، مال غنیمت پر قبضہ نہ کیا جائے، بچوں کو اسیر نہ کیا جائے، حالانکہ آپ کو یہ سب کچھ کرنے کا حق اور اختیار حاصل تھا لیکن آپ نے عفو و درگذر کے علاوہ کوئی اقدام نہیں کیا اور روز فتح مکہ پیغمبر اسلام کی سیرت کو زندہ کردیا کہ آپ نے بھی عفو و درگذر سے کام لیا تھا حالانکہ عداوتیں سرد نہیں ہوئی تھیں اور زیادتیاں بھلائی نہیں جاسکی تھیں۔(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید

1

ص

22

/

23

)۔

582

۔ امام حسن (ع)! ابن ملجم کو گرفتار کرکے امیر المومنین (ع) کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے باقاعدہ کھانے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں خود صاحب اختیار ہوں چاہے معاف کروں یا بدلہ لوں / لیکن اگر میں نہ بچ سکا تو اسے بھی میرے پاس پہنچا دینا تا کہ خدا کی بارگاہ میں فیصلہ کرایا جاسکے۔(اسدالغابہ

4

ص

113

تاریخ دمشق حالات امام علی ،

3

ص

300

/

1400

روایت محمد بن سعد، انساب الاشراف ،

2

ص

495

/
529
الامامة والسیاسة ،
1
ص
181
۔
583
۔ امام باقر (ع
)!
حضرت علی (ع) نے زخمی ہونے کے بعد ابن ملجم کے بارے میں فرمایا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور اچھا برتاؤ کرو ، اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں اپنے خون کا حقدار ہوں چاہے معاف کروں یا بدلہ لوں اور اگر نہ رہ گیا اور تم نے اسے قتل کردیا تو خبر دار لاش کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا ۔(السنن الکبریٰ
8
ص
317
/
16759
(روایت ابراہیم بن محمد عن الصادق ، تاریخ دمشق حالات امام علی (ع
3
ص
297
/
1398
روایت ابن عیاض ، استیعاب ،
3
ص
219
مناقب ابن شہر آشوب ،
2
ص
213
الجعفریات ص ،
53
قرب الاسناد ص ،
143
/
515
روایت ابوالبختری عن الصادق (ع))۔

584
۔ روایت میں وارد ہواہے کہ امام حسن (ع) کے ایک غلام نے کوئی قابل سزا عمل انجام دیا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیدیا، اس نے فوراً آیت شریفہ
”پڑھی
والکاظمین
الغیظ‘صاحبان
تقویٰ غصہ کو پی جاتے ہیں؟
فرمایا میں نے ضبط کرلیا، اس نے کہا” والعافین عن الناس“ اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کردیتے ہیں، فرمایا میں نے معاف کردیا۔
اس نے تیسرا ٹکڑا پڑھ دیا،” واللہ یحب المحسنین“ اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتاہے؟ فرمایا کہ میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کردیا اور پہلے سے دگنا مال بھی دے رہاہوں۔(الفرج بعد الشسدة
1
ص
101
)۔
585
۔ روز عاشور حر بن یزید نے امام حسین (ع) کی خدمت میں آکر عرض کی ، خدا مجھے آپ کا فدیہ بنادے، فرزند رسول!
میں وہی شخص ہوں جس نے آپ کا راستہ روکا تھا اور آپ کو ساتھ لے کر آیا تھا اور اس صحرائے بلاء میں روک دیا تھا، خدائے وحدہ لاشریک کی قسم مجھے نہیں معلوم تھا کہ قوم آپ کے مطالبہ کو ٹھکرادے گی ، خیر ، اب میں اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے قربان ہونا چاہتاہوں۔
فرمائیے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ فرمایا بیشک خدا توبہ کا قبول کرنے والاہے اور معاف کرنے والاہے، تیرا نام کیا ہے؟ حر نے کہا میں حر بن یزید ہوں ! ... فرمایا تو واقعاً حر ہے جس طرح تیری ماں نے تیرا نام رکھاہے، واللہ تو دنیا و آخرت دونوں میں آزاد ہے! اب گھوڑے سے اتر آؤ، حر نے عرض کی کہ حضور اب اسی طرح جہاد کی اجازت دیدیں در اترنے کے لئے نہ فرمائیں یہاں تک کہ گھوڑے سے گرایا جاؤں۔
آپ نے فرمایا تمھیں اختیار ہے، جو چاہو کرو خدا تم پر رحمت نازل کرے گا۔(تاریخ طبری
5
ص
427
اعلام الوریٰ ص ،
239
)۔
586
۔ عبداللہ بن
محمد!
میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے سناہے کہ امام ” زین العابدین (ع) “ وضو کی تیاری میں تھے اور ایک کنیز پانی انڈیل رہی تھی کہ لوٹا اس کے ہاتھ سے گرگیا اور حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا ، آپ نے سر اٹھاکر اس کی طرف دیکھنا چاہا، اس نے فوراً قرآن مجید کے اس کلمہ کی تلاوت کردی ” والکاظمین الغیظ“ ... فرمایا میں نے غصہ کو ضبط کرلیا۔
اس نے دوسرا ٹکڑا پڑھا ” والعافین عن الناس“ ... فرمایا میں نے تجھے معاف کردیا۔

اس نے کہا " واللہ یحب المحسنین" ... فرمایا کہ جا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کردیا۔
(تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع)
58
/
89
(امالی صدوق (ر ،
168
/
12
ارشاد ،
2
ص
146
مجمع البیان ،
2
ص
838
اعلام الوریٰ ص ،
256
کشف الغمہ ،
2
ص
299
روایت زہری ، شرح الاخبار
3
ص
259
/
1161
روضۃ الواعظین ص ،
220
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
157
)۔

Source URL:

https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B3%D9%88%D9%85-%D8%B9%D9%81%D9%88-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9